خُطباتِ حَرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے (شروع) جو نہایت مہربان بہت رحم کرنے والا ہے۔

خُطباتِ حَرم

امامِ کعبہ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ

جُملہ حقوقِ اشاعت برائے دارُالسّلام محفوظ ہیں

دارُالسّلام
کتاب وسُنّت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

سعُودی عَرب (ہیڈ آفس)

پرنس عبدالعزیز بن جلاوی سٹریٹ پوسٹ بکس: 22743 الرّیاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962-4043432 1 00966 فیکس: 4021659 www.darussalamksa.com

Email: darussalam@awalnet.net.sa info@darussalamksa.com

الرّیاض ● العُلیا۔ فون: 4614483 1 00966 فیکس: 4644945 ● الملز فون: 4735220 1 00966 فیکس: 4735221
● سویدی فون: 4286641 1 00966 ● سویلم فون/فیکس: 2860422 1 00966

جدّہ فون: 6879254 2 00966 فیکس: 6336270 مدینہ منورہ فون: 8230038,8234446 4 00966 فیکس: 8151121 04

الخُبر فون: 8692900 3 00966 فیکس: 8691551 3 00966 خمیس مشیط فون/فیکس: 2207055 7 00966

ینبع البحر فون: 0500887341 فیکس: 8691551 قصیم (بریدہ) فون: 0503417156 فیکس: 3696124 6 00966

امریکہ ● نیویارک فون: 5925 625 718 001 ● ہوسٹن: 0419 722 713 001 کینیڈا ● نصیرالدین الخطاب فون: 4186619 416 001

لندن ● دارالسلام انٹرنیشنل پبلیکیشنز لمیٹڈ فون: 77252246 20 0044-85394885 20 0044 ● دارکمہ انٹرنیشنل 7739309 0121 0044

متحدہ عرب امارات ● شارجہ فون: 5632623 6 00971 فیکس: 5632624 فرانس فون: 52928 480 01 0033 فیکس: 52997 480 01 0033

انڈیا ● دارالسلام انڈیا فون: 45566249 44 0091 موبائل: 12041 98841 0091 ● اسلامک بکس انٹرنیشنل فون: 4180 2373 22 0091
● ہُدیٰ بک ڈسٹری بیوٹرز فون: 4892 2451 40 0091 موبائل: 30850 98493 0091 ● ایم/ایس براک انٹرپرائزز فون: 42157847 44 0091

سری لنکا ● دارالکتاب فون: 358712 115 094 ● دارالایمان ٹرسٹ فون: 2669197 114 094

پاکستان ہیڈ آفس و مرکزی شوروم

لاہور 36- لوئر مال، سیکیورٹیز سٹاپ، لاہور فون: 00: 4 32 372,24 400 240 373 42 0092 فیکس: 72: 540 373 042

● غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور فون: 54: 200 371 42 0092 فیکس: 03: 207 373 042

● Y بلاک، گول کمرشل مارکیٹ، دکان: 2 (گراؤنڈ فلور) ڈیفنس، لاہور فون: 10: 926 356 42 0092

کراچی میں طارق روڈ، ڈالمن مال سے (بہادر آباد کی طرف) دُوسری گلی، کراچی فون: 36: 939 343 21 0092 فیکس: 37: 939 343 21 0092

اسلام آباد F-8 مرکز، اسلام آباد فون/فیکس: 13: 815 22 51 0092

info@darussalampk.com | www.darussalampk.com

ⓒ مكتبه دار السلام ،١٤٣٢هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

السديس ، عبدالرحمن عبدالزيز

كوكبة الخطيب المنيفة من منبر الكعبة الشريفة. / عبدالرحمن

عبدالعزيز السديس ؛ حمد عبدالهادي العومي .ـ الرياض ، ١٤٣٢هـ

ص:٣٢٥، مقاس ١٤ x ٢١ سم

ردمك: ٥-١٤٦-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨

(اللغة الأردية)

١ـ خطبةالجمعة أ. العومي ، حمد عبدالهادي (مترجم) ب . العنوان

ديوي ٢١٣ ٨١٤٥/ ١٤٣٢

رقم الإيداع: ٨١٤٥/ ١٤٣٢

ردمك: ٥-١٤٦-٥٠٠-٦٠٣-٩٧٨

خُطباتِ حَرم

مضامین

عرض ناشر 08

عرض مترجم 15

مقدمہ 21

خطبہ 1

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ کی نورانی کتاب 27

خطبہ 2

علم، نہایت قیمتی سرمایہ 47

خطبہ 3

عقیدۂ توحید کامیابی کی بنیاد 59

خطبہ 4

اتباع سنت

اور اس کے تقاضے 75

خطبہ 5

نماز

مومن کی پہچان 89

خطبہ 6

زکاۃ، مال کی تطہیر

اور اس میں اضافے کی کلید 103

خطبہ 7

رمضان المبارک

نیکیوں کا موسم بہار 119

خطبہ 8

حُجاج کرام کی

خدمت میں رہنما باتیں 133

خطبہ 9

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

مسلم معاشرے کی پہچان 147

خطبہ 10 — حلال اور حرام کا اسلامی تصور — 165

خطبہ 11 — اخوت، اسلامی معاشرے کی بنیاد — 181

خطبہ 12 — غیبت معاشرے کی مہلک بیماری — 195

خطبہ 13 — شادی، خانہ آبادی اور شادمانی کا ذریعہ — 215

خطبہ 14 — عورت، اسلام کے سایۂ عاطفت میں — 229

خطبہ 15 — تربیتِ اولاد ترقی یافتہ دور کا ایک حساس مسئلہ — 243

خطبہ 16 — مسلمانوں کی حالت زار اور مسجد اقصیٰ کی پکار — 259

خطبہ 17 — توبہ راہِ نجات — 273

خطبہ 18 — انسان اور معاشرے پر گناہوں کے مہلک اثرات — 293

خطبہ 19 — موجودہ عالمی حالات میں امتِ مسلمہ کی ذمہ داریاں — 307

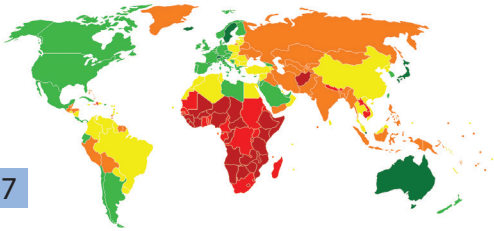

عرض ناشر

عصر حاضر میں ایسی شخصیات بہت کم ہوں گی جنھیں عالم اسلام میں نہایت محبت اور احترام کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اس کتاب کے مصنف فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز السدیس انھی خوش قسمت اور نامور شخصیات میں سے ایک ہیں جنھیں عالمِ اسلام میں نہایت اعلیٰ اور ممتاز مقام حاصل ہے۔ بلا مبالغہ دنیا میں کروڑوں مسلمان ایسے ہیں جنھوں نے ان کی اقتدا میں نماز ادا کی ہے، خطباتِ جمعہ میں حاضر ہوئے ہیں، نماز تراویح میں شرکت کی ہے اور ختمِ قرآن کے موقع پر رو رو کر دعائیں کی ہیں۔

شیخ عبدالرحمٰن السدیس، جن کی کنیت ابوعبدالعزیز ہے، جب اپنی دل کش آواز میں قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو سننے والے جھوم اٹھتے ہیں۔ خود ان پر اور سننے والوں پر بھی وجد طاری ہوجاتا ہے۔ وہ قرآن حکیم کی تلاوت کے دوران میں خود بھی روتے ہیں، اپنے سامعین کو بھی رلاتے ہیں۔

سبحان اللہ! تلاوت قرآن کریم کی تاثیر ہی نرالی ہے۔ جتنی بار پڑھ لیں یا سن لیں ہر دفعہ ایک نئی لذت محسوس ہوتی ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن السدیس کی آواز میں تلاوت قرآن کریم پوری دنیا میں مقبولِ خاص و عام ہے۔ ہر شہر اور بستی میں ان کی آواز گونجتی ہے۔ حرم پاک میں جائیں تو شیخ عبدالرحمٰن کی پُرسوز آواز سن کر دل کو سکون ملتا ہے اور

روح تروتازہ ہوجاتی ہے۔

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس سعودی عرب میں صوبہ قصیم کے علاقہ بکیریہ میں 1962ء میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ریاض میں جمعیۃ تحفیظ القرآن الکریم کے حلقات قرآنیہ میں بارہ سال کی عمر میں قرآن کریم حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اس دور میں فضیلۃ الشیخ عبدالرحمٰن آل فریان اس ادارے کے سربراہ تھے۔

شیخ عبدالرحمٰن السدیس بچپن ہی سے نہایت ذہین اور فطین تھے۔ حافظہ بلا کا تیز تھا۔ والدین نے بھی اپنے ہونہار بچے کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دی۔ متعدد نامور علماء اور قراء نے ان پر خوب محنت کی۔ ان میں شیخ قاری محمد عبدالماجد ذاکر اور شیخ محمد علی حسان سرفہرست تھے۔ ان کی ابتدائی تعلیم ریاض کے مدرسہ مثنیٰ بن حارثہ میں ہوئی، پھر ان کا داخلہ ریاض کے المعهد العلمی میں ہوگیا۔ یہاں انھوں نے اسلام کے بنیادی علوم حاصل کیے۔ اس دور میں یہاں بڑی بڑی شخصیات پڑھاتی تھیں، ان کے نمایاں اساتذہ میں شیخ عبداللہ المنیف اور شیخ عبداللہ بن عبدالرحمٰن تویجری تھے۔ المعہد العلمی ایک ایسا ادارہ ہے جہاں سے علومِ کتاب وسنت کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ انھوں نے 1979ء میں اس ادارے سے ممتاز تقدیر کے ساتھ نمایاں طالب علم کی حیثیت سے فراغت حاصل کی، پھر کلیۃ الشریعہ میں داخل ہوئے، یہاں ان کے نمایاں اساتذہ میں مفتی اعظم سعودی عرب شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ آل الشیخ، شیخ ڈاکٹر عبداللہ بن جبرین وغیرہ جیسی نامور شخصیات شامل تھیں۔ کلیۃ الشریعہ سے آپ کی فراغت 1983ء میں ہوئی۔

ریاض کی بڑی بڑی مساجد میں بہت سے علمی حلقے قائم ہیں۔ جس دور میں شیخ

عبدالرحمٰن السدیس طالب علم تھے، شیخ علامہ عبدالعزیز بن باز کا دیرہ کی مسجد میں علمی حلقہ معروف تھا۔ ریاض کے ہر کونے سے طالب علم آتے، تفسیر، حدیث اور فقہ کے علوم سیکھتے اور دلوں کو منور کرتے۔ شیخ عبدالرحمٰن السدیس نے ان علمی حلقوں سے وافر حصہ وصول کیا۔ جن دیگر اساتذہ سے انھوں نے فیض حاصل کیا، ان میں علامہ عبدالرزاق عفیفی، ڈاکٹر صالح الفوزان، شیخ عبدالرحمٰن البراک اور شیخ عبدالعزیز الراجحی جیسی شخصیات شامل ہیں۔

کسی بھی معروف علمی شخصیت کی تعمیر میں اساتذہ کا کردار بہت نمایاں ہوتا ہے۔ ہمارے برصغیر کے بیشتر قارئین کے لیے مندرجہ بالا اساتذہ یقیناً غیر معروف ہوں گے مگر جو لوگ سعودی عرب میں مقیم ہیں اور جن کا دینی علوم سے تعلق اور واسطہ ہے، ان کے لیے یہ شخصیات جانی پہچانی اور بڑے علمی مقام کی حامل ہیں۔

شیخ عبدالرحمٰن السدیس کے علم میں بتدریج پختگی آتی چلی گئی، خطابت ان کی گھٹی میں پڑی ہوئی تھی۔ الفاظ ان کے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے ہوتے۔ انھوں نے ریاض کی بڑی بڑی مساجد میں خطبہ جمعہ دینا شروع کیا اور پھر وہ ریاض کی بڑی معروف و مشہور مسجد میں، جو ان کے استاد شیخ عبدالرزاق عفیفی کے نام سے موسوم تھی، بطور خطیب متعین کیے گئے۔ ساتھ ساتھ وہ کلیۃ الشریعہ میں تدریس کے فرائض سرانجام دینے لگے۔ ان اعزازات کے ساتھ قدرت ان کو ایک اعلیٰ، ارفع اور بڑا مقام دینا چاہتی تھی۔

شیخ عبدالرحمٰن السدیس کو 1984ء میں بیت اللہ الحرام کا امام اور خطیب مقرر کیا گیا۔ اس وقت سے اب تک اس عہدۂ جلیلہ پر فائز ہیں۔ اس دوران میں ہر سال

انھیں رمضان المبارک میں تراویح پڑھانے کا موقع ملا۔ دیگر ائمۂ حرمین شریفین اور بطور خاص فضیلۃ الشیخ سعود الشریم کے ساتھ انھوں نے نہ جانے کتنی بار قرآن مجید حرم شریف میں سنایا ہے۔ یہ تو اللہ ہی جانتا ہے کہ ان کی درد بھری دل کش آواز اب تک کتنے لوگوں کے قبول اسلام کا ذریعہ بن چکی ہے۔ کئی ایک لوگ تو محض ان کی کیسٹوں کے ذریعے سے قرآن کریم حفظ کر چکے ہیں۔

انھوں نے 22 شعبان 1404ھ کو عصر کی نماز سے اپنی امامت کا آغاز کیا اور تین ہفتوں کے بعد 15 رمضان 1404ھ کو حرم شریف میں پہلا خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بیت اللہ الحرام کی امامت و خطابت کے ساتھ ساتھ انھوں نے تعلیم وتدریس کو بھی جاری رکھا۔ انھوں نے ریاض کی امام سعود یونیورسٹی سے 1408ھ میں فقہ اسلامی میں ماسٹر کی ڈگری حاصل کی۔ اس کے بعد انھوں نے جامعہ ام القریٰ کے قسم القضاء (لاء کالج) میں طلبہ کو پڑھانا شروع کردیا۔ پڑھانے کے دوران میں پی ایچ ڈی کا مقالہ بھی لکھتے رہے اور 1996ء میں امتیازی حیثیت سے فقہ اسلامی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری جامعہ ام القری مکہ مکرمہ سے حاصل کی۔

ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس ان شخصیات میں سے ہیں جنھیں قدرت نے دعوت اسلام کے لیے چن لیا ہے۔ قدرت نے ایک اور اعزاز یہ بخشا کہ 1416ھ میں بیت اللہ شریف کے صحن میں مغرب کے بعد درس و تدریس کے لیے انھیں بطور مدرس مقرر کیا گیا۔ وہ دنیا بھر سے آئے ہوئے حجاج کے سامنے عقیدہ، فقہ، تفسیر اور حدیث کے موضوعات پر درس دیتے اور لوگوں کو ان کے سوالات کے شافی جوابات بھی دیتے تھے۔ چار بیٹوں کے شفیق باپ ایک بے حد مصروف اور بھرپور زندگی گزار رہے ہیں۔

دنیا بھر کے بڑے بڑے لوگ، خواہ حکمراں ہوں یا محکوم، سیاسی رہنما ہوں یا سماجی کارکن، علمی شخصیات ہوں یا علمائے کرام سب کی دلی خواہش ہوتی ہے کہ اس عظیم شخصیت سے مصافحہ کرنے کا شرف حاصل کریں۔

2005ء میں دبئی کی ایک تنظیم کی طرف سے انھیں سال رواں کی اسلامی شخصیت کے انعام کے لیے منتخب کیا گیا اور انھیں اسلام اور قرآن مجید کے تعلق کے حوالے سے نمایاں ترین شخصیت قرار دیا گیا۔ شیخ السدیس جتنی بڑی شخصیت کے مالک ہیں اسی قدر متواضع بھی ہیں اور یہ بڑے لوگوں کی علامت بھی ہے کہ وہ احسانات الٰہی کے بوجھ سے جھکنے ہی میں اپنی بہتری خیال کرتے ہیں۔ قدرت ان پر مہربان ہے اور ان کی شہرت وعزت اور احترام چارسو پھیلا ہوا ہے۔

راقم الحروف کی یہ خوش قسمتی ہے کہ وہ دارالسلام کو اور مجھے ذاتی طور پر جانتے ہیں۔ پھر ایک دن ان کے سیکرٹری عبدالعزیز انصاری کا فون آیا کہ شیخ عبدالرحمٰن السدیس آپ کو سلام کہتے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ دارالسلام ان کی کتاب كَوْكَبَةُ الكَوْكَبَة کا ترجمہ مختلف زبانوں میں شائع کرے۔ یہ کتاب ان کے خطباتِ حرم کے مجموعے كوكبة الخطب المنيفة کا اختصار ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن السدیس خطبۂ جمعہ کی تیاری کے لیے کتنی محنت کرتے ہیں: اس کا اندازہ آپ کو اس واقعے سے ہوگا۔ کویت کے مشہور عالم دین ڈاکٹر محمد العوضی کہتے ہیں: ایک دفعہ جب شیخ عبدالرحمٰن السدیس کویت کے دورے پر تھے، میری ان سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان کی شخصیت میں تواضع، حکمت و دانش اور علم وعمل کا ایک عمدہ نمونہ دیکھا۔ اسی دوران میں انھوں نے مجھے اپنی کتاب ''کوکبۃ الکوکبۃ'' کا ایک

نسخہ ہدیہ کیا اور فرمایا: جب میں حرم مکی کے لیے خطبہ تیار کرتا ہوں تو ہر خطبے کو ایک عظیم مشن سمجھ کر اس کی تیاری کرتا ہوں۔ جمعہ سے ایک دو روز پہلے ہی میں لوگوں سے ملاقاتیں بند کر دیتا ہوں تاکہ پوری توجہ اور انہماک سے اپنے موضوع کا حق ادا کرسکوں اور اس کے لیے درست ترین معلومات جمع کرسکوں، اس لیے کہ میں جانتا ہوں کہ یہ وہ عظیم مقام ہے جس سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مقام نہیں اور یہ وہ جگہ ہے جہاں اللہ کے رسول ﷺ نے کھڑے ہوکر پوری دنیا کے مسلمانوں کو خطاب فرمایا تھا۔

ڈاکٹر محمد العوضی کہتے ہیں: شیخ عبدالرحمٰن السدیس کی اس بات میں ان خطیب حضرات کے لیے سبق اور نصیحت ہے جنھیں جمعہ کے دن صبح دس بجے تک خطبے کے موضوع اور اس کی تیاری کا کچھ پتہ نہیں ہوتا۔

قارئین کرام! یقیناً میرے اور دارالسلام کے لیے یہ بہت عزت و شرف کی بات ہے کہ ہم ان کے ارشاد کردہ خطبات حرم اردو زبان میں شائع کر رہے ہیں۔ میں نے خود ان کی بہت ساری تقاریر اور خطبات سنے ہیں۔ ان کے ایمان افروز خطبات امت کی دنیوی اور اخروی نجات کا گراں قدر ذریعہ ہیں۔ ان کا منہج بڑا پختہ ہے اور انھیں مختلف مذاہب اور ادیان کے اصول و ضوابط پر بہت عبور حاصل ہے۔ انھیں عرب زبان کے ہزاروں اشعار ازبر ہیں اور آواز اس قدر خوبصورت اور واضح ہے کہ عجمی لوگ بھی ان کی عربی آسانی سے سمجھ لیتے ہیں۔ مجھے بارہا ان کے پیچھے قیام اللیل اور ختم قرآن کی دعا میں شرکت کا موقع ملا۔ یہ قدرت کی دین ہے کہ گھنٹوں تلاوت اور دعا کے باوجود ان کی آواز میں ذرہ برابر فرق نہیں آتا۔ ہم ابتدائی برسوں میں جس طرح ان کی گونجتی ہوئی حیات بخش آواز سنا کرتے تھے، آج مرور سنین کے بعد بھی ان

کی وہی آن بان قائم ہے۔

جہاں تک اس کتاب کے مترجم کا تعلق ہے وہ فضیلۃ الشیخ محمد عبدالہادی العمری ہیں۔ میرا ان سے رابطہ، تعلق اور دوستی برسوں پرانی ہے۔ برمنگھم میں مقیم عبدالہادی عمری نہایت نفیس شخصیت کے مالک ہیں۔ اصل وطن ہندوستان ہے مگر مدت ہوئی برطانیہ کے ہو چکے ہیں۔ وہاں وہ مجلس القضاء الاسلامی کے صدر کی ذمہ داری ادا کر رہے ہیں۔ متعدد بار وہاں کی مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر اور مرکزی عہدے دار رہے۔ نہایت فاضل آدمی ہیں۔ بڑی مرنج و مرنجاں شخصیت کے مالک، بہت بڑے عالم و فاضل، ادیب اور بڑے پائے کے خطیب ہیں۔ انھوں نے نہایت محبت اور شوق سے ان خطبات کا ترجمہ کیا ہے۔ دارالسلام ریسرچ سنٹر لاہور کے رفقاء جناب طارق جاوید عارفی، حافظ رضوان عبداللہ، ساجد الرحمٰن اور حذیفہ نصیر گوندل نے نہ صرف ترجمے پر نظر ثانی کی، اس کی نوک پلک درست کی بلکہ اصل عربی مسودے کو سامنے رکھتے ہوئے متعدد مقامات پر اہم عربی عبارات، احادیث، آثار، ضرب الامثال اور اشعار کا اضافہ بھی کیا ہے۔ اس سے کتاب کی اہمیت وافادیت یقیناً دوچند ہوگئی ہے۔ کیا کہنے آرٹ ڈائریکٹر محمد صفت الٰہی اور ان کے رفقاء ہارون الرشید، اسد علی اور ابومصعب کے جنھوں نے کمال ڈیزائننگ کر کے اس کے حسن کو دوبالا کر دیا۔ ان شاء اللہ یہ کتاب تمام امت مسلمہ کے لیے مفید ثابت ہوگی۔

خادمِ کتاب وسنت

عبدالمالک مجاہد

مینجنگ ڈائریکٹر دارالسلام الریاض، لاہور

مئی 2011ء

عرضِ مترجم

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُولِهِ الْمُجْتَبٰى مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰى وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ مَصَابِيحِ الدُّجٰى وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ اللِّقَاءِ»

اما بعد:

خطبۂ جمعہ کی بڑی اہمیت ہے۔ اس کی اہمیت اور فضیلت کے متعلق متعدد احادیث وارد ہوئی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ خطبہ شروع ہونے سے قبل مسلمانوں کو مسجد میں پہنچ جانا چاہیے۔ جو شخص خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے بعد مسجد میں داخل ہوگا وہ جمعہ کی فضیلت سے محروم رہے گا، خطبہ پوری توجہ سے سننا چاہیے۔ دورانِ خطبہ کوئی شخص معمولی سی بھی لغو حرکت یا بات چیت نہ کرے۔ گویا امتِ مسلمہ کو قدرتی طور پر ہفتہ میں ایک دن ان کی اصلاح اور رہنمائی کے لیے نہایت زریں موقع دیا گیا، جو کسی اور

مذہب کے ماننے والوں کے حصے میں نہیں آیا۔ جمعہ کے مقابلے میں مختلف بڑے بڑے دینی اجتماعات، جلسوں اور کانفرنسوں کو وہ اہمیت حاصل نہیں جو جمعہ کو حاصل ہے، حالانکہ دیگر اجتماعات کے لیے بہت محنت کی جاتی ہے اور بڑا سرمایہ خرچ کیا جاتا ہے، جبکہ جمعہ کے لیے کوئی محنت نہیں کرنی پڑتی، لوگ خود اپنی ذمہ داری اور رغبت سے حاضر ہوتے ہیں۔ خطبات جمعہ کی اتنی اہمیت ہے تو اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ خطیب کی ذمہ داری بھی اسی حساب سے کس قدر بڑھ جاتی ہے تاکہ اس ہفت روزہ پروگرام سے بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکے اور خطباتِ جمعہ تبرک یا وقت گزاری کے بجائے اصلاح اور دینی پیغام رسانی کا بہترین ذریعہ بن سکیں۔ لیکن عموماً دیکھا گیا ہے کہ خطبائے کرام کی اکثریت اس سے مطلوبہ فائدہ نہیں اٹھا پاتی، خطیب کو اتنی فرصت ہی نہیں ہوتی کہ حالاتِ حاضرہ کے تقاضوں کے مطابق خطبات مرتب کرے بلکہ بعض اوقات خطیب صاحب ایسے بے سروپا قصوں، کہانیوں اور مبالغہ آمیز حکایات کا سہارا لیتے ہیں کہ تعلیم یافتہ سامعین کی الجھن میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بسا اوقات ایسی کہانیوں کے باعث خطیبوں سے تنفر پیدا ہونے لگتا ہے۔

خطیب کو سنت کے مطابق حالات اور ضرورت کا ادراک اور لحاظ کرتے ہوئے موضوع اختیار کرنا چاہیے۔ موضوع کی مناسبت سے قرآنی آیات اور صحیح احادیث کا انتخاب کرنا چاہیے۔ مستند کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے، پھر حالات سے اس کی مطابقت ضروری ہے تاکہ گفتگو میں تازگی رہے اور لوگوں کی بروقت صحیح رہنمائی ہو سکے۔ اس کے لیے حالات پر گہری نظر اور ٹھوس معلومات کی ضرورت ہوگی تاکہ آپ صحیح نتیجے تک پہنچ سکیں۔ یوں خطیب کی حیثیت ایک ماہر حکیم کی سی ہوگی جو علاج سے پہلے مرض کی

تشخیص کر کے مریض کا علاج تجویز کرتا ہے اور اس کی گفتگو جذباتی انداز، بے جا تنقید یا بے مقصد تبصروں کے بجائے مفید نصیحتوں پر مبنی ہوتی ہے۔ خطباتِ جمعہ چاہے کسی بھی مسجد میں دیے جائیں ان کی اپنی مستقل اہمیت اور افادیت ہے لیکن اس بنیادی اہمیت اور افادیت میں زمان و مکان اور خطیب کی شخصیت کے لحاظ سے اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ محلے کی مسجد کے مقابلے میں شہر کی جامع مسجد میں دیے جانے والے خطبے کا دائرۂ افادیت زیادہ وسیع ہوگا۔ شہر سے آگے بڑھ کر ملک کی مرکزی مسجد ہو تو اس میں دیے جانے والے خطبوں کی افادیت دو چند ہوگی۔ اسی طرح خطیب کی شخصیت کے اعتبار سے بھی اس کے اثرات مرتب ہوں گے اور اگر یہ خطبہ دنیا کے مقدس ترین شہر مکہ مکرمہ کی مرکزی مسجد، مسجدِ حرام میں دیا جائے تو اس کی اہمیت، جامعیت اور افادیت کے کیا کہنے، جہاں دنیا بھر کے حجاج، معتمرین یا زائرین کا ہر وقت جمِّ غفیر رہتا ہے، خطیبِ جمعہ کی آواز دنیا کے کونے کونے میں پہنچتی ہے اور ہر خطبہ اپنی جگہ ایک تاریخی اہمیت لیے ہوئے ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ سامعین میں سے بعض حضرات کو پوری زندگی میں صرف وہی ایک جمعہ وہاں ادا کرنے کا موقع نصیب ہوا ہو لیکن خطیب کے ارشادات کو براہِ راست لاکھوں مسلمان اور بالواسطہ کروڑوں افراد سن رہے ہوتے ہیں، یہ وہ بے مثل اعزاز و امتیاز ہے جو دنیا کے کسی اور امام یا خطیب کے حصے میں نہیں آیا۔

زیرِ نظر کتاب ان خطبات کا مجموعہ ہے جو مسجد حرام کے امام و خطیب علامہ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن بن عبدالعزیز السدیس حفظہ اللہ نے ارشاد فرمائے ہیں۔ شیخ محترم کی دنیا بھر میں تلاوت قرآن مجید کے منفرد اسلوب کی وجہ سے ایک پہچان ہے۔ دنیا کے

لاکھوں مسلمان آپ کے اسلوبِ تلاوت سے اپنی تلاوت کو مربوط کرنا باعثِ سعادت سمجھتے ہیں اور دنیا کے ہزاروں حفاظِ کرام نے تلاوت قرآن کا انداز آپ ہی سے سیکھا۔ وہ آپ کی نقل اپنے لیے باعث اعزاز سمجھتے ہیں۔ «ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ» اس بلند مقام کے ساتھ ساتھ شیخ محترم نہایت بلند پایہ خطیب، پختہ عالم دین اور صاحبِ اسلوب ادیب ہیں۔ بارہ سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد آپ نے اپنا تعلیمی سفر تیزی سے جاری رکھا اور فقہ اسلامی میں ڈاکٹریٹ کرنے تک آپ کا یہ سفر کہیں نہیں رُکا۔ آپ ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ میں علومِ عالیہ کے پروفیسر بھی ہیں۔

آپ کے خطبات کی شان نرالی ہے، زبان و بیان کی مہارت گویا موجیں مارتا ہوا سمندر ہے۔ عموماً حمد و ثنا ہی میں خطبے کے موضوع کا خلاصہ سمیٹ دیتے ہیں، پھر حالات حاضرہ پر بقدر ضرورت تبصرہ اور عالم اسلام کے مرکزی منبر سے متعلقین، حکام، علماء، مبلغین، صحافی اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے لیے ان کی ذمہ داریوں کی حکیمانہ اسلوب میں یاد دہانی آپ کا خاص امتیاز ہے۔ علامہ موصوف کے دل میں دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے جو تڑپ ہے اس کا اندازہ ان خطبات پر نظر ڈالتے ہی ہو جاتا ہے۔ اور امتِ مسلمہ کے لیے شیخ محترم کی پرسوز دعاؤں کا تذکرہ تو زبان زد خاص و عام ہے۔ وَ لَا أُزَكِّي عَلَى اللّٰهِ أَحَدًا.

ڈیڑھ مہینہ پہلے کی بات ہے، شیخ محترم مسلمانانِ برطانیہ کے شدید اصرار پر دعوتی مقصد سے تشریف لائے تو شہر بانبری آکسفرڈ کے سٹی ہال میں معززین شہر کی طرف سے موصوف کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس میں راقم کو بطور مترجم

شرکت کا موقع ملا۔ الحمدللہ اس سے پہلے بھی مختلف پروگراموں میں ائمۂ حرمین اور علمائے کرام خصوصاً شیخ موصوف کی کئی مرتبہ ترجمانی کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس موقع پر شیخ محترم نے اپنی نئی کتاب ''کَوْکَبَةُ الکَوْکَبة'' جو خطباتِ حرم کا مختصر مجموعہ ہے، جس میں مسجد حرام میں دیے جانے والے انیس خطبات جمع کیے گئے ہیں، کے ترجمے کا حکم دیا تاکہ اردو داں طبقہ اس سے مستفید ہو سکے۔ شیخ حفظہ اللہ سے عقیدت اور تعلق کا تقاضا تھا کہ میں نے تعمیلِ ارشاد کا وعدہ کرلیا۔ جب ترجمے کے لیے دوبارہ کتاب پڑھی تو اندازہ ہوا کہ یہ کام خاصا توجہ طلب ہے، اس لیے کہ یہ کسی باقاعدہ تحریر کا نہیں بلکہ تقریر کا مجموعہ ہے، تحریر اور تقریر دونوں کے اپنے اپنے دوائر، اسالیب اور جُداگانہ تقاضے ہیں۔ اگر احتیاط نہ کی جائے تو ایک فن کے محاسن بسا اوقات دوسرے فن کی کمزوریوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ تقریر میں خطیب سامعین، حالات اور ماحول کے مطابق اپنی بات کرتا ہے اور بعض اوقات ایک ہی بات کو مختلف پیرایوں میں دہراتا ہے یا بعض باتیں اشارے کنائے میں کہہ جاتا ہے۔ اردگرد کی خبریں تازہ ہوتی ہیں، اس لیے اشاروں کی تہ تک پہنچنا سامعین کے لیے آسان ہوتا ہے لیکن وقت گزرنے کے بعد ان اشاروں کی توضیح یا ان کا پس منظر بیان کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ الحمدللہ ترجمے کا کام اللہ کی توفیق سے تین ہفتوں میں مکمل ہو گیا، میں نے کوشش کی ہے کہ لفظی ترجمے کے بجائے ترجمانی کی جائے تاکہ قارئین کو شیخ محترم کے پیغام اور روحِ خطاب تک پہنچنے میں آسانی ہو سکے جو لفظی ترجمے سے بسا اوقات ممکن نہیں ہوتی۔ عموماً حمد وصلاۃ کا ترجمہ نہیں کیا جاتا لیکن میں نے کیا ہے کیونکہ شیخ محترم حمد وصلاۃ بھی موضوع کے لحاظ سے ایک خاص ترتیب سے پیش

کرتے ہیں، اس لیے اسے بغیر ترجمہ کیے چھوڑنا مناسب نہیں سمجھا، بعض جگہوں پر اردو ترجمے کے ساتھ ساتھ عربی عبارت بھی نقل کی گئی ہے تاکہ خطباء کو سہولت ہو سکے۔

امام محترم نے اپنے خطبات میں حوالہ جات کا مکمل اہتمام کیا ہے، حتی کہ عربی کے مشکل الفاظ کی تحقیق بھی حوالہ جات سے مزین کی ہے۔ شیخ جس محنت اور باریک بینی سے خطبات ترتیب دیتے ہیں، اس کا اندازہ ان حوالہ جات پر نظر ڈالنے ہی سے ہوجاتا ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ ہر بات اصل ماخذ اور مصدر سے لی گئی ہے۔ عموماً خطبائے کرام اس کا اہتمام کم ہی کرتے ہیں۔ اصل مراجع تک پہنچنے کے بجائے معلومات میں نقل در نقل کا سلسلہ چلتا ہے جس سے بعض اوقات نصوص کا مفہوم ہی کچھ سے کچھ ہو جاتا ہے۔

عزیزی مولانا عبدالباسط العمری امام مسجد نیو کاسل نے ترجمے کو ٹائپ کرنے کی خواہش ظاہر کی اور بڑی دلچسپی کے ساتھ ٹائپ کا کام مکمل کیا، مولانا عبدالرب ثاقب امام جامع مسجد ڈڈلی نے پروف ریڈنگ کی۔ اللہ تعالیٰ ان احبابِ کرام کو اجر عظیم عطا فرمائے، اس کاوش کو قبول فرمائے، اس کتاب کو قبول عام بخشے اور ہر پڑھنے والے کو اس کے ملفوظات و مفاہیم پر مخلصانہ عمل کی توفیق بخشے۔

طالبِ دعا

محمد عبدالہادی العمری

برمنگھم، برطانیہ

19 رمضان 1430ھ، 9 ستمبر 2009ء

مقدمہ

حمد وستائش اللہ ہی کے لائق ہے جس نے اپنی کتاب کو محکم بنایا اور اپنا بیان واضح فرمایا۔ میں اسی کی حمد بیان کرتا ہوں اور اسی کا شکرادا کرتا ہوں، اسی کی جناب میں توبہ کرتا ہوں، اسی سے مغفرت طلب کرتا ہوں۔ اسی نے زبان میں قوت گویائی عطا فرمائی۔

اللہ کی رحمتیں اور سلامتی ہو رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی پر کہ آپ نے منبر کو زینت بخشی اور آپ نے خطابت کا حق ادا فرمایا۔ آپ پر، آپ کی آل اور اصحابِ کرام پر جنھوں نے دعوت اور خطابت کا اعلیٰ نمونہ دکھلایا اور قیامت تک آنے والے ان تمام لوگوں پر جو ان کے نقش قدم پر چلیں۔

حمد وصلاۃ کے بعد:

دین اسلام میں خطابت کا مرتبہ بہت اونچا ہے، شریعت نے اس کو خصوصی اہمیت دی ہے، اسلام نے اس کی شان نہایت بلند کی کیونکہ دعوت وتبلیغ میں فن خطابت کو خصوصی اہمیت حاصل ہے۔ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خطباء کے امام اور ان کے لیے بہترین نمونہ تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے جوامع الکلم عطا فرمائے۔ آپ ﷺ

نہایت کم الفاظ میں جامع ترین مفہوم ادا کردیا کرتے تھے۔ اللہ نے آپ ﷺ کو عرب وعجم پر فصاحت و بلاغت میں فوقیت دی۔ آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

«إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا» ''بے شک بعض بیان جادو کا سا اثر رکھتے ہیں۔''[1]

کسی شاعر نے کیا خوب کہا:

إِنْ طَالَ لَمْ يُمْلَلْ وَإِنْ أَوْجَزْتَهُ
وَدَّ الْمُحَدَّثُ أَنَّهُ لَمْ يُوجَزِ!

''آپ کی گفتگو میں جادوئی اثر تھا۔ اگر آپ طویل گفتگو فرماتے تو کوئی اکتاہٹ نہ ہوتی۔ اگر مختصر بات کرتے تو سننے والا آرزو کرتا کہ کاش مزید کچھ فرماتے۔''[2]

خطابت کا یہ سنہرا سلسلہ سلف صالحین میں اسی طرح ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتا رہا، یہاں تک کہ ہم تک بھی اس کی جھلکیاں اور آثار پہنچے۔ اس وقت جبکہ جدید آلات اور انٹرنیٹ وغیرہ کی مدد سے خیالات بڑی آسانی سے دور تک نہایت تیزی سے پہنچائے جا سکتے ہیں، گویا کہ ہم معلومات اور خیالات کی منتقلی کے لحاظ سے ایک ہی بستی میں رہائش پذیر ہیں، اس اعتبار سے خطیبوں کی ذمہ داریاں پہلے سے زیادہ بڑھ چکی ہیں۔ مسلمان بڑی رغبت اور شوق کے ساتھ اس ہفت روزہ ربانی پروگرام کے لیے خود بخود حاضر ہوتے ہیں، لہٰذا خطیبِ جمعہ کو چاہیے کہ درپیش موضوع پر مناسب تیاری اور بہترین ترتیب سے خیالات مرتب کرے۔ اچھے اسلوب میں گفتگو کرے۔ امتِ مسلمہ کے مسائل کا حل پیش کرے۔ زخموں کو مندمل کرنے والا مرہم تلاش کرے تاکہ اس ہفت روزہ پروگرام سے صحیح طور پر فائدہ اٹھایا جا سکے۔ گویا

خطیب ایک طبیب کی حیثیت رکھتا ہے جو معاشرے کی بیماریوں کی تشخیص اور ان کے اسباب کا جائزہ لے کر حکمت و دانائی سے صحیح علاج تجویز کرتا ہے۔ تشخیص اور علاج کے سلسلے میں اُسے اپنے سامنے رسول اکرم ﷺ کا اسوۂ حسنہ رکھنا چاہیے کیونکہ صرف آپ ﷺ ہی کا نمونہ معتدل اور متوازن راستہ فراہم کرتا ہے۔ خطیب کو چاہیے کہ اپنے خطاب میں لوگوں کے دلوں کو جوڑنے اور ان میں اتحاد پیدا کرنے والی باتیں کرے تاکہ ان میں ایسی دراڑیں نہ پڑیں جن سے معاشرے کی چُولیں ڈھیلی ہوں۔ یقیناً وہ خطیب عقلمند ہوگا جو اپنے منصب کو پہچانے، اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور سامعین کے جذبات کا احترام کرے کیونکہ خطابت سے فائدہ اسی وقت ہوگا جب آپ اس کا حق ادا کریں گے۔ آپ کی خطابت گہرائی اور گیرائی لیے ہوئے ہونی چاہیے۔ خطبے کے لیے تمہید، موضوع کے بنیادی نکات کی توضیح اور اسلوبِ بیان کی مہارت ضروری ہے۔ اگر خطیب نبیِ کریم ﷺ کا اسوۂ مبارک پیشِ نظر رکھے اور اپنے اندر مطلوبہ صلاحیت پیدا کرے تو ہماری خطابت عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ہوسکتی ہے۔ اگر اس طریقِ کار پر خطباء عمل کرتے تو شاید ان کی پوزیشن موجودہ حالت سے کہیں زیادہ بہتر ہوتی کیونکہ منبر کا ایک مقام اور خصوصیت ہے۔ دعوت وتبلیغ کے لیے اس کی ایک مؤثر حیثیت ہے۔ عصر حاضر میں ذرائع ابلاغ اور نشری وسائل کی کثرت کے باوجود، ایک دینی فریضہ ہونے کی وجہ سے جمعہ کے خطبات کی اپنی نمایاں شان اور اہمیت ہے۔ یہ اسی خطبے کا منفرد اعزاز ہے کہ اس کے دوران کوئی فضول بات، لغو حرکت حتیٰ کہ کسی کا اپنے ساتھی کو خاموش کرانا بھی ٹھیک نہیں۔ یہ امتیاز کسی اور خطبے یا اسٹیج کو حاصل نہیں۔

محترم قارئین! میرے لیے یہ بات باعث مَسرّت وسعادت تھی کہ کچھ ہی عرصہ قبل میرے ان خطباتِ جمعہ کا پہلا مجموعہ ''السفر الأول'' جو مسجد حرام میں دیے گئے خطبات پر مشتمل تھا ''كوكبة الخطب المنيفة من منبر الكعبة الشريفة'' کے عنوان سے منظر عام پر آیا۔ اسے ظاہری حسن اور معنوی گہرائی کے ساتھ دلکش طباعت کی شکل اور عمدہ پیرائے میں قارئین کی خدمت میں پیش کیا گیا جو اس کے مطالعے کے لیے بے چین تھے۔ اس مجموعے میں ربع صدی کی خطابت کا خلاصہ ہے۔ یہ خطبات عموماً مسجد حرام کے منبر سے دیے گئے تھے۔ میں اس کامیابی پر اللہ عزوجل کا شکرادا کرتا ہوں کہ اس کی توفیقِ خاص کے بغیر یہ کام ممکن نہ تھا، پھر میرے لیے یہ بات باعث اطمینان ہے کہ قارئینِ کرام نے اس مجموعے پر اپنی پسندیدگی کا اظہار کیا اور اس کاوش کو بہت سراہا۔ والحمدللّٰہ.

خصوصاً علمی حلقوں اور دعوت وتبلیغ کے میدان میں کام کرنے والوں میں اس کتاب کو زبردست پذیرائی حاصل ہوئی۔ اللہ کے فضل وکرم سے اس کی اشاعت بھی وسیع پیمانے پر ہوئی تھی۔ ملک کے اندر اور باہر عالم اسلام میں پھیلی ہوئی مساجد اور مراکز کے ذریعے ائمہ اور خطباء کی کثیر تعداد اس سے مستفید ہوئی۔ اللہ اس عمل میں اخلاص عطا فرمائے۔ قارئین کی پسند کے باعث میری ہمت بندھی کہ اس کا دوسرا حصہ بھی جلد ہی زیورِ طباعت سے آراستہ کیا جائے۔ ان شاء اللّٰہ.

قارئینِ کرام اور مختلف کرم فرماؤں کی طرف سے جو مختلف تجاویز پیش کی گئیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اس مجموعے کو مختصر کر کے شائع کیا جائے تا کہ مزید افادۂ عام کی گنجائش پیدا ہو سکے۔ تجویز دی گئی کہ یہ مجموعہ جو پچاس خطبات اور بارہ

ابواب پر مشتمل ہے، اس کے جواہر پاروں کو انیس خطبات کی شکل میں یکجا کیا جائے۔ ہر باب کے ایک یا دو خطبات کو اس میں شامل کیا جائے جس سے کتاب کا مقصد بھی پورا ہو اور تقسیم کرنے میں بھی سہولت ہو جائے۔ تا کہ مصروفیت کے موجودہ دور میں لوگوں کو بھی مطالعے میں آسانی رہے۔ اپنے احباب اور مخلصین کی یہ تجویز مجھے پسند آئی۔ چنانچہ میں نے اسے منظور کر لیا اور اس مختصر مجموعے کا نام ''کوکبة الکوکبة'' رکھا۔ اسی مجموعے کو دارالسلام ''خطباتِ حرم'' کے نام سے اردو میں شائع کر رہا ہے۔ امید ہے کہ یہ مجموعہ اسم بامسمّٰی ثابت ہوگا۔ ان شاء اللّٰہ.

میں اس مجموعے کو ہدیۂ قارئین کرتے ہوئے دعا گو ہوں کہ اللہ عز وجل اسے قبولِ عام بخشے اور اصل کتاب کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ اس کی پذیرائی ہو۔ اس موقع پر میں ان تمام احباب کا شکر گذار ہوں جنھوں نے اس کی تیاری سے لے کر تقسیم کے مراحل تک کسی بھی قسم کا تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے۔ میری یہ کوشش علم اور دعوت وتبلیغ کے میدان میں مفید ثابت ہو اور اللہ تعالیٰ اسے ہمتوں میں اقدام اور طبیعتوں میں ذوقِ عمل بیدار کرنے کا ذریعہ بنائے۔ امید ہے کہ قارئین مجھے اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور اپنے مشوروں اور تجاویز سے آگاہ کریں گے۔ میں اس میں کسی کمال کا ہرگز دعویدار نہیں۔ بس اتنی بات ضرور ہے کہ میں نے اسے ظاہری اور معنوی محاسن کے ساتھ پیش کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔ توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہوتی ہے، اسی پر میرا بھروسا ہے اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں۔

شاعر نے کہا ہے:

وَإِنْ تَجِدْ عَيْبًا فَسُدَّ الْخَلَلَا

فَجَلَّ مَنْ لَّا عَيْبَ فِيهِ وَعَلَا

اے قاری! اگر الفاظ اور مفہوم کی مناسبت ہو تو اسے مسترد نہ کر، اس کو اپنی پسندیدگی سے نواز۔ اگر کوئی عیب دکھائی دے تو اسے دور کر دے کیونکہ عیب سے پاک بلند و بالا اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں علم نافع اور عمل صالح کی دولت سے مالا مال کرے، دونوں جہانوں کی کامیابی اور خیر عطا فرمائے، ہمارے والدین، اساتذۂ کرام، عزیز و اقارب اور جملہ احباب کو اپنی رحمت و مغفرت سے نوازے۔

«وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ، وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ أَجْمَعِينَ وَالتَّابِعِينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ إِلٰى يَوْمِ الدِّينِ وَ سَلَّمَ تَسْلِيمًا كَثِيرًا»

المؤلف

مکۃ المکرّمۃ، 25/ ذیقعدہ 1426ھ

---

① صحيح البخاري، حديث: 5146. ② یہ شعر ابن الرومی علی بن عباس کے دیوان سے ماخوذ ہے: 2/183.

خطبہ 1

قرآنِ مجید

اللہ تعالیٰ کی نورانی کتاب

«اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ﴿الَّذِیْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهٖ لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا۝﴾ أَحْمَدُهٗ تَعَالٰی وَ أَشْكُرُهٗ، جَعَلَ الْقُرْآنَ ﴿تِبْیٰنًا لِّكُلِّ شَیْءٍ وَّهُدًی وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰی لِلْمُسْلِمِیْنَ۝﴾ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیكَ لَهٗ، أَنْزَلَ كِتَابَهٗ هِدَایَةً لِّلْعَالَمِینَ، وَ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِینَ، وَشِفَاءً لِّمَا فِي صُدُورِ النَّاسِ أَجْمَعِینَ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُولُهُ الَّذِي كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ، یُحِلُّ حَلَالَهٗ وَ یُحَرِّمُ حَرَامَهٗ، وَیَعْمَلُ بِمُحْكَمِهٖ، وَ یُؤْمِنُ بِمُتَشَابِهِهٖ، صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِینَ سَارُوا عَلٰی نَهْجِهٖ، وَاقْتَفَوْا أَثَرَهٗ، وَتَمَسَّكُوا بِهَدْیِهٖ، فَعَزُّوا وَ سَادُوا، وَمَلَكُوا وَقَادُوا، وَمَنْ تَبِعَ هَدْیَهُمْ، وَ لَزِمَ سُنَّتَهُمْ إِلٰی یَوْمِ الدِّینِ، وَ سَلَّمَ تَسْلِیمًا كَثِیرًا».

أَمَّا بَعْدُ:

”ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنے بندے پر فرقان نازل فرمایا تا کہ وہ تمام لوگوں کو (ان کی ذمہ داریوں سے) آگاہ کر سکے، اسی ذات واحد کی میں تعریف بیان کرتا ہوں اور اسی کا شکر بجالاتا ہوں جس نے قرآن کو ہر چیز کی وضاحت کا ذریعہ بنایا اور اطاعت گزاروں کے لیے ہدایت، رحمت اور باعثِ بشارت بنایا۔ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس نے اپنی کتاب تمام جہانوں کے لیے منبع رشد و ہدایت بنائی، اسے مومنوں کے لیے باعث تسکین و رحمت بنایا اور دلوں کے روگ اور پریشانیوں کے لیے شفا اور نجات کا ذریعہ بنایا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اُن کے اخلاق قرآن کا نمونہ ہیں۔ وہ قرآن کی حلال کردہ چیزوں کو حلال اور حرام کردہ چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں۔ وہ اس کے محکمات پر عمل کرتے ہیں اور متشابہات پر ایمان رکھتے ہیں۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں اور آپ کی آل اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم پر جو آپ کے طریقے اور نقشِ قدم پر چلے۔ انھوں نے آپ ﷺ کی سیرت کو مضبوطی سے تھام لیا تو عزت و سیادت پائی اور جہاں بانی اور قیادت کرنے لگے۔ اللہ کی رحمتیں اور سلامتی قیامت تک آنے والے ان تمام لوگوں پر ہو جو ان کے نقش قدم پر چلتے رہیں اور ان کی راہ کی پیروی کرتے رہیں۔“

حمد وصلاۃ کے بعد:

برادرانِ اسلام، حاملینِ قرآن! اپنے اندر اللہ کا تقویٰ پیدا کیجیے۔

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ ﴾

''یقیناً یہ اللہ کا مومنوں پر احسان ہے کہ اس نے انھی میں سے ایک رسول بھیجا۔''①

اپنے بندے پر بہترین کتاب نازل فرمائی اور نزول کتاب کے لیے اس امت کو منتخب فرمایا۔ ایسی کتاب جو بحکمِ الٰہی لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لاتی ہے، یہی پُرفتن حالات میں پناہ کا کام دیتی ہے، مشکلات اور پریشانیوں میں سہارا ثابت ہوتی ہے۔

معزز بھائیو! اس کتاب میں گزرے ہوئے لوگوں کی خبریں، آنے والے حالات کا تذکرہ اور ہمارے لیے نورِ ہدایت ہے۔ یہ ایک ایسی فیصلہ کن کتاب ہے جس میں کوئی غیر سنجیدہ بات نہیں۔ جو اس کی ناقدری کرے گا وہ سخت نقصان سے دوچار ہو جائے گا، جو اسے چھوڑ کر کوئی اور راہِ ہدایت تلاش کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا، جو اسے ترک کر کے عزت حاصل کرنا چاہے گا وہ ذلیل ہو جائے گا اور جو اس پر عمل کیے بغیر کامرانی چاہے گا وہ تباہ ہو جائے گا۔ یہی اللہ کی رسی ہے، یہی صراط مستقیم ہے اور اسے جو بھی تھام لے گا